وَاَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلّٰهِ (سورة بقرة:۱۹۶)

اور حج اور عمرہ کو اللہ کے لئے پورا کرو۔

تحفۂ عمرہ

عمرہ کے آداب ومسائل

مرتب

مولانا نوید ابو الحسن پورکر

معلّم جامعہ حسینیہ عربیہ شریوردھن

نام کتاب : **تحفۂ عمرہ**

مرتب : مولانا نوید ابوالحسن پورکر

صفحات : ۶۰

سن اشاعت : ۱۴۳۶ھ مطابق ۲۰۱۵ء

تعداد : ۲۰۰۰ (دوہزار)

ملنے کا پتہ

جامعہ حسینیہ عربیہ شریوردھن، تعلقہ شریوردھن، ضلع رائے گڈھ

مدرسہ حلیمہ للبنات، موربہ، تعلقہ مانگاؤں، ضلع رائے گڈھ

مدرسہ دینیات دیگھی، تعلقہ شریوردھن، ضلع رائے گڈھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کلمات دعائیہ

رب ذوالجلال کے مکرم و معظم گھر کی زیارت یقیناً بڑی دولت اور عظیم سعادت ہے، لیکن ہر عمل وعبادت کو شریعت کی رہنمائی میں انجام دینا ضروری ہے، بالخصوص جس عمل کا موقع قسمت سے کبھی کبھار ہی نصیب ہوتا ہو، روزمرہ کے اعمال کے مقابلہ اس میں توجہ وتعلّم کی مزید احتیاج ہے، اسی ضرورت کے پیشِ نظر مولوی نوید پورکر سلّمہٗ نے یہ رسالہ زائرین ومعتمرین کی شرعی رہنمائی کے لیے ترتیب دیا ہے۔ جس میں از اول تا انتہا اختصار وجامعیت کے ساتھ تمام احکام ومسائل وآداب کو سمیٹنے کی کوشش کی گئی ہے، اللہ عزّ وجل موصوف کی اس کوشش کو بے انتہا قبول فرمائے، اس سے امت مسلمہ کو زیادہ سے زیادہ نفع پہنچائے۔

(آمین والحمدللہ رب العالمین)

(شیخ الحدیث حضرت مولانا) محمد ابراہیم بن علی خطیب (حفظہ اللہ ۳۶/۲/۶ھ)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عرض مرتب

رب کائنات نے قرآن کریم میں جہاں حج کی تکمیل کا حکم دیا، اسی کے ساتھ عمرہ کا بھی ذکر فرمایا، اسی حکم کی بجاآوری کے لئے بندۂ مومن کے دلی جذبات دیدار حرمین کے شوق سے لبریز ہوتے ہیں، جو حج وعمرہ کے ذریعہ اپنی اس تشنگی سے بخوبی سیراب ہوتے ہیں۔

الحمدللہ بندہ کو بھی محض رب کریم کے فضل وکرم سے عمرہ کے لئے اپنے مقدس گھر کے زیارت کی مبارک ساعتیں نصیب ہوئیں۔ مگر اس سفر میں حج وعمرہ سے متعلق کتابوں میں عمرہ کا طریقہ یا تو مختصر تھا یا طریقۂ حج سے منسلک، اسی وجہ سے یہ احساس ہوتا رہا کہ اردو زبان میں خالص عمرہ کے طریقہ کو آداب ومسائل، احکام ودعاؤں، زیارت، تاریخی مساجد، مشاھد ومقابر کے ساتھ مرتب کیا جائے تو بہتر ہوگا، اسی احساس کے سبب وہاں سے لوٹنے کے بعد کچھ زائرین ومعتمرین کی طلب پر عمرہ کا طریقہ اسی ترتیب پر پیش کیا گیا۔ اس پر انہوں نے خوشی کا اظہار کیا، اور ایک صاحب نے طباعت کا حکم بھی دیا، انہی کے مسلسل اصرار پر بندہ نے مشفق اساتذہ کرام کی رہنمائی میں ”الاذکار للامام النووی، مغنی المحتاج، تحفۃ الباری اور حج وعمرہ سے متعلق کتابوں“ سے مزید مراجعت کر کے دوبارہ ترتیب دینے کی حقیر سعی کی، اللہ تعالی قبول فرما کر اسکے نفع کو عام فرمائے، میری، میرے والدین، اساتذہ اور تمام معاونین کی مغفرت اور دارین کی سعادت کا ذریعہ بنائے۔ آمین

نوید ابوالحسن پورکر ۳۶/۲/۲۵ھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمدلله رب العلمين والصلوة والسلام على سيدالمرسلين
وعلى اله وصحبه اجمعين ' امابعد

عمرہ کی فرضیت وفضیلت:

وَاَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلّٰهِ (سورة بقرة: ١٩٦)

اور حج اور عمرہ کواللہ کے لئے پورا کرو۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک عمرہ دوسرے عمرہ تک درمیانی گناہوں کا کفارہ ہے۔ (بخاری ۱۷۷۳)

رمضان کے عمرہ کی فضیلت: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: رمضان کا عمرہ حج

کے برابر ہے، یا فرمایا میرے ساتھ حج کرنے کے برابر ہے۔

(بخاری: ۱۸۶۳)

عمرہ کا حکم: جو قدرت واستطاعت رکھتا ہواس کے لئے زندگی میں ایک مرتبہ عمرہ کرنا فرض ہے۔عمرہ کی کثرت عام ایام میں عموماًاوررمضان میں خصوصاً مستحب ہے۔

سنت عمرہ: فرض عمرہ کے بعد جوعمرہ کیا جائے وہ سنت ہے، اگرحرمِ مکہ میں رہتے ہوئے عمرہ کا ارادہ ہوتو اسے احرام کے لئے ''حل'' (حدودِحرم سے باہر) جانالازم ہے، اگرحل میں آئے بغیرعمرہ کے ارکان ادا کرے تو عمرہ صحیح ہوگا، لیکن دم دینا واجب ہوگا، اور گنہگار بھی ہوگا۔

امام شافعیؒ کے نزدیک حل میں عمرہ کے احرام کے لئے

سب سے افضل حل ''جعرانہ'' (ایک مقام کا نام) ہے، کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہیں سے احرام باندھا تھا، پھر تنعیم جو مسجد عائشہ کے نام سے مشہور ہے، پھر حدیبیہ۔

والدین کی طرف سے عمرہ: مرحوم والدین میں سے کسی نے فرض عمرہ نہ کیا ہوتو ان کی طرف سے ایک مرتبہ عمرہ کرسکتے ہیں، اگر وصیت ہوتو نفل عمرہ بھی کرسکتے ہیں۔

دوسرے کی طرف سے عمرہ: کسی رشتہ یا غیر رشتہ دار میت کا فرض عمرہ نہ ہوا ہوتو اسکی طرف سے بھی ایک مرتبہ عمرہ کرسکتے ہیں، اگر وصیت ہوتو نفل عمرہ کرسکتے ہیں۔

عمرہ کے لئے نائب بنانا: جو شخص خود عمرہ کرنے سے عاجز ہووہ فرض اور نفل دونوں میں دوسرے کونائب بنا سکتا ہے، اور جو

خود عمرہ کرسکتا ہواس کا عمرہ کرنے کے لئے کسی کو نائب بنانا منع ہے۔

عمرہ کے ارکان: عمرہ کے ارکان پانچ ہیں:

(۱) احرام (عمرہ کی نیت کرنا)

(۲) طوافِ کعبہ

(۳) سعی

(۴) حلق یا تقصیر

(۵) ترتیب

احرام (عمرہ کی نیت) سے پہلے بغل اور زیرِ ناف بالوں کو دور کرے، ناخن اور مونچھ تراشے۔احرام سے پہلے غسل کرے، بدن پر خوشبو لگائے، سنت ہے کہ عورت احرام سے پہلے چہرے

اور ہاتھوں کو مہندی سے رنگے (نقش ونگاری سے احتیاط برتے)——— مہندی لگانے کی حکمت یہ ہے کہ احرام میں چہرہ اور ہتھیلی کھلے رہنے سے دونوں کا رنگ چھپ جائے گا ——— عورتیں احرام میں اپنی ہتھیلی اور چہرہ کھلا رکھیں، مرد سر کھلا رکھے، اور سلے ہوئے کپڑے احرام (نیت) سے پہلے نکالے، اسی طرح جوتے اور موزے اتارے، اور ایسی چپل جس سے انگلیاں اور ایڑی چھپ جائے استعمال نہ کرے، مرد کو احرام کے لئے سفید تہبند اور چادر اوڑھنا سنّت ہے۔ پھر دو رکعت سنت احرام کی نیت سے پڑھے، (نیت: میں احرام کی دو رکعت سنت نماز پڑھتا ہوں قبلہ کی طرف رخ کر کے اللہ کے لئے) ہماری میقات (یلملم) جدہ اترنے سے پہلے فضائی سفر کے دوران ہی

گذر جاتی ہے، اس لیے احتیاطاً ہوائی جہاز کے اڑان بھرنے کے وقت یا ہوائی جہاز میں کھانے سے فارغ ہونے پر میقات گزرنے سے پہلے نیت کرے۔ اگر پہلے مدینہ حاضری ہو تو ذوالحلیفہ سے احرام باندھے۔

ذوالحلیفہ: اس کا دوسرا نام ابیار علی ہے، مدینہ کی طرف سے آنے والوں کے لیے میقات ہے۔

جحفہ: اس کو طریق ہجرت کہا جاتا ہے، شام، مصر اور مغرب کی طرف سے آنے والوں کے لیے میقات ہے۔

یلملم: یہ سعدیہ کے نام سے متعارف ہے، تہامہ (یمن کا ایک حصہ) کے طرف سے آنے والوں کے لیے میقات ہے، ہندوستان والوں کے لیے بھی یہی میقات ہے۔

قرن منازل: اس کا دوسرا نام سیل کبیر اور وادیٔ محرم بھی ہے، نجد، حجاز اور نجد یمن سے آنے والوں کے لیے میقات ہے۔

ذات عرق: اس کا دوسرا نام مقام ضربیہ ہے، خراسان، عراق وغیرہ مشرقی علاقوں سے آنے والوں کے لیے میقات ہے۔

(۱) پہلا رکن

عمرہ کی نیّت:

نَوَیْتُ الْعُمْرَۃَ وَاَحْرَمْتُ بِھَا لِلّٰہِ تَعَالٰی

میں نے (فرض/سنت) عمرہ کی نیت کی اور اللہ کے لیے اس کا احرام باندھا۔

(ساتھ میں یہ بھی کہے) اگر کوئی عذر عمرہ کی تکمیل سے مانع بنے تو میں احرام کھول دوں گا/دوں گی۔ اس کے بعد پہلی مرتبہ تلبیہ

آہستہ پڑھے بعد میں بلند آواز سے، عورتیں آہستہ ہی پڑھیں۔ اگر دوسرے کی طرف سے عمرہ کرے تو "نَوَیْتُ الْعُمْرَۃَ عَنْ فُلَانٍ وَاَحْرَمْتُ بِھَا لِلّٰہِ تَعَالٰی" اور تلبیہ میں "لَبَّیْکَ عَنْ فُلَانٍ" کہے۔ (فلاں کی جگہ اس کا نام لے۔)

تلبیہ کے الفاظ:

لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ ، لَبَّیْکَ لَاشَرِیْکَ لَکَ لَبَّیْکَ

حاضر ہوں اے اللہ میں حاضر ہوں، آپ کا کوئی شریک نہیں ہے، میں حاضر ہوں

اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَۃَ لَکَ وَالْمُلْکَ،

ساری تعریفیں اور سب نعمتیں آپ ہی کی ہیں اور بادشاہت بھی آپ ہی کی ہے

لَا شَرِیْکَ لَکَ.

آپ کا کوئی شریک نہیں۔

نیت کے بعد سے کعبۃ اللہ کا طواف شروع کرنے تک مسلسل تلبیہ پڑھتے رہے، جب تلبیہ شروع کرے تو کم از کم تین مرتبہ پڑھے، طواف شروع کرنے سے پہلے حجر اسود کے پاس تلبیہ بند کرے۔

☆ مکہ میں داخل ہونے سے قبل غسل کرنا سنت ہے۔

جب حرم مکہ (زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفاً) پہنچے تو یہ دعا پڑھے:

اَللّٰھُمَّ ھٰذَا حَرَمُکَ وَاَمْنُکَ فَحَرِّمْنِیْ عَلَی النَّارِ

اے اللہ یہ تیرا حرم اور تیرے امن کی جگہ ہے، مجھ پر آگ کو حرام فرما،

وَآمِنِّیْ مِنْ عَذَابِکَ یَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَکَ وَاجْعَلْنِیْ مِنْ

اور مجھے اپنے عذاب سے امن دے جس دن تو اپنے بندوں کو اٹھائے، اور مجھے

اَوْلِیَائِکَ وَاَھْلِ طَاعَتِکَ.

اپنے اولیاء اور فرماں بردار بندوں میں شامل فرما

اس کے بعد دعا کرے۔

مسجد میں داخل ہوتے وقت اپنا داہنا قدم اندر رکھے اور یہ دعا پڑھے:

اَللّٰھُمَّ افْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِکَ.

اے اللہ! میرے لیے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے۔

اور نکلتے وقت اپنا بایاں قدم باہر رکھے اور یہ دعا پڑھے:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ مِنْ فَضْلِکَ.

اے اللہ! میں آپ سے آپ کا فضل مانگتا ہوں۔

مسجد حرام کی حاضری : محرم کے لئے باب السلام سے مسجد حرام میں داخل ہونا اور وطن کے لئے واپسی میں باب العمرہ سے نکلنا مستحب ہے۔

مسجد حرام پہنچنے کے بعد جب کعبہ پر نظر پڑے تو دونوں ہاتھ اٹھا کر دعا کرنا مستحب ہے اس لئے کہ کعبہ کو دیکھنے کے وقت دعا قبول ہوتی ہے۔

جب کعبہ پر نظر پڑے تو یہ دعا پڑھے:

اَللّٰھُمَّ زِدْ ھٰذَا الْبَیْتَ تَشْرِیْفاً وَّ تَعْظِیْماً وَتَکْرِیْماً وَ مَھَابَۃً

اے اللہ اس گھر کی شرافت وعظمت، عزت ورعب کو بڑھا،

وَزِدْ مَنْ شَرَّفَہٗ وَ کَرَّمَہٗ مِمَّنْ حَجَّہٗ اَوِ اعْتَمَرَہٗ تَشْرِیْفاً

اور جو حج یا عمرہ کرنے والا اس کی عزت وتکریم کرنے والا ہو اس کی بھی شرافت

وَ تَکْرِیْماً وَتَعْظِیْماً وَ بِرًّا.

وعظمت، بزرگی اور نیکی میں ترقی عطا فرما

اس کے بعد یہ پڑھے:۔

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْکَ السَّلَامُ

اے اللہ آپ سلام ہے اور آپ ہی کی طرف سے سلامتی ہے

فَحَیِّنَا رَبَّنَا بِالسَّلَامِ.

پس ہم کو سلامتی کے ساتھ زندہ رکھ۔

پھر دنیا وآخرت کی بھلائی کی دعا کرے۔

(۲) دوسرا رکن

طواف: مسجد حرام میں داخل ہوتے ہی سب سے پہلے طواف کرے، اگر کسی فرض یا سنت نماز کا وقت تنگ ہو تو پہلے نماز پڑھ لے، طواف شروع کرنے کے بعد اگر جماعت شروع ہو جائے تو نماز میں شریک ہو جائے، اور نماز کے بعد بقیہ طواف مکمل کرلے، مسجد

حرام میں کسی بھی وقت کوئی نماز پڑھنا یا طواف کرنا مکروہ نہیں ہے۔

طواف کی نیت : عمرہ میں طواف کی نیت ضروری نہیں، البتہ بغیر عمرہ کے جو طواف کیا جائے، اس میں طواف کی نیت کرنا فرض ہے۔ جیسے نیت کرے ''میں اللہ کے لیے کعبۃ اللہ کا طواف کرتا ہوں'' دل سے نیت کرنا کافی ہے۔

جس طواف کے بعد سعی کرنی ہو، اس میں اضطباع اور رمل ہیں۔ (یعنی عمرہ کے طواف میں اضطباع اور رمل کریں، بغیر عمرہ کے جو طواف کریں اس میں اضطباع اور رمل نہیں ہے)

اضطباع : چادر کے درمیانی حصہ کو داہنے بغل سے نکال کر چادر کے دونوں سرے بائیں کندھے پر ڈالے، اس طور پر کہ داہنا کندھا کھلا رہے۔ اضطباع طوافِ عمرہ اور سعی دونوں

میں ہے، طواف کی دو رکعت میں اضطباع نہیں ہے۔

رمل : طواف کے پہلے تین چکر میں قدم قریب قریب رکھ کر کاندھے ہلاتے ہوئے چلے (دوڑنا کودنا نہیں) عمرہ کے علاوہ جو طواف کیا جاتا ہے اس میں رمل نہیں ہے۔ (اضطباع اور رمل صرف مردوں کے لئے سنت ہیں، عورتوں کے لئے مکروہ ہیں۔)

طواف کا طریقہ : حجر اسود کے سامنے آئے، کسی کو تکلیف پہنچائے بغیر ممکن ہو تو استلام یعنی داہنا ہاتھ اس پر پھیرے، پھر اس کو اس طرح بوسہ دے کہ آواز نہ نکلے، پھر حجر اسود پر پیشانی رکھے، اس طرح تین مرتبہ کرنا سنّت ہے، اگر اس طرح کرنا

ممکن نہ ہو تو داہنے ہاتھ یا لکڑی سے اشارہ کرکے اسکو بوسہ دے کر طواف شروع کرے، طواف کے شروع میں استلام کے

وقت یہ دعا پڑھے:

بِسْمِ اللّٰہِ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰھُمَّ اِیْمَاناً بِکَ وَتَصْدِیْقاً

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں، اور اللہ سب سے بڑا ہے، اے اللہ! تجھ پر ایمان

بِکِتَابِکَ وَوَفَاءً بِعَھْدِکَ وَاتِّبَاعاً لِسُنَّۃِ نَبِیِّکَ

لاتے ہوئے، تیری کتاب کی تصدیق کرتے ہوئے اور تجھ سے عہد کو پورا کرتے ہوئے

مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ.

اور تیرے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کی اتباع کرتے ہوئے (اس پتھر کو بوسہ لیتا ہوں)

پھر بیت اللہ کو بائیں جانب کرکے کعبہ کی دیوار سے

دور رہ کر حطیم کے باہر سے چکر لگائے، کعبۃ اللہ کے آخری کونہ (رکن یمانی) کو ہاتھ سے چھو کر ہاتھ کو بوسہ دے، ورنہ اشارہ کرکے ہاتھ کو بوسہ دے۔ اس طرح حجر اسود کے پاس ایک چکر مکمل ہوگا۔ پھر ہر چکر میں حجر اسود کے پاس پہلے چکر کی طرح عمل کرکے (یعنی استلام یا اشارہ اور دعا وغیرہ پڑھ کر) چکر شروع کرے۔ **اگر کعبہ کی دیوار سے لگ کر یا حطیم میں داخل ہو کر طواف کرے تو طواف صحیح نہیں ہوگا** اس لئے کہ یہ دونوں کعبۃ اللہ میں داخل ہیں۔

تنبیہ : طواف کے وقت بھیڑ یا کسی سبب سے کعبہ کی طرف رخ کرتے ہوئے قدم آگے بڑھ جائے تو یہ چکر شمار نہیں ہوگا، لہٰذا اسی وقت پیچھے ہٹ کر بیت اللہ کو اپنے بائیں جانب کرکے

آگے بڑھنا چاہئے۔

اگر کوئی شخص بچے یا بڑے (بیمار یا بوڑھے) کو اٹھا کر طواف کرائے تو بیک وقت دونوں کا طواف صحیح نہیں ہوگا، بلکہ جس کی نیت کرے اس کی طرف سے طواف ادا ہوگا اس لیے مناسب ہے کہ پہلے اپنا طواف کرے، اس کے بعد بچے یا بڑے (بیمار یا بوڑھے) کو اٹھا کر طواف کرائے۔

آج کل عموماً حرم میں وہیل چیئر کی سہولیات دستیاب ہوتی ہیں لہذا اگر کوئی وہیل چیئر پر بچے یا بڑے کو بٹھا کر طواف کرائے تو بیک وقت دونوں (وہیل چیئر پر بیٹھنے والے اور دھکیلنے والے) کا طواف صحیح ہوگا۔ اگر سعی میں کوئی دوسرے کو اٹھا کر چلے تو اس میں بھی مذکورہ بالا تفصیل پر عمل ہوگا۔

باب کعبہ کے سامنے پڑھنے کی دعا:

اَللّٰھُمَّ الْبَیْتُ بَیْتُکَ وَالْحَرَمُ حَرَمُکَ وَالْاَمْنُ اَمْنُکَ

اے اللہ! یہ گھر تیرا گھر ہے اور یہ حرم تیرا حرم ہے اور امن تیرا (دیا ہوا) امن ہے

وَھٰذَا مَقَامُ الْعَائِذِ بِکَ مِنَ النَّارِ

اور یہ جہنم سے آپ کی پناہ لینے والے کی جگہ ہے۔

رکن عراقی کے پاس پڑھنے کی دعا:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الشَّکِّ وَالشِّرْکِ وَالنِّفَاقِ

اے اللہ میں آپ کی ذات کی پناہ چاہتا ہوں، (دین میں) شک اور شرک کرنے سے،

وَالشِّقَاقِ وَسُوْءِ الْاَخْلَاقِ وَسُوْءِ الْمَنْظَرِ فِی الْاَھْلِ

نفاق واختلاف اور بُرے اخلاق سے اور اہل وعیال

وَالْمَالِ وَالْوَلَدِ.

اور اموال واولاد کی بربادی سے۔

رکن شامی اور رکن یمانی کے درمیان عمرہ کے طواف میں یہ دعا پڑھیں:

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْہُ عُمْرَۃً مَّبْرُوْرَۃً وَّذَنْباً مَّغْفُوْرًا وَّسَعْیاً

اے اللہ اس عمرہ کو قبول فرما، اور اس کو گناہ کی بخشش کا سامان، کامیاب کوشش،

مَّشْکُوْراً وَّعَمَلاً مَّقْبُوْلاً وَّتِجَارَۃً لَّنْ تَبُوْرَ.

مقبول عمل اور ایسی تجارت بنادے جس میں کوئی گھاٹا نہ ہو۔

رکن یمانی وحجر اسود کے درمیان یہ دعا پڑھتے رہیں:

رَبَّنَا آتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا

اے ہمارے رب ہمیں دنیا میں بھی بھلائی عطا فرما اور آخرت میں بھی۔ اور ہمیں

عَذَابَ النَّارِ ،اَللّٰھُمَّ قَنِّعْنِیْ بِمَا رَزَقْتَنِیْ

جہنم کی آگ سے بچا۔ اے اللہ جو کچھ آپ نے مجھے عطا فرمایا ہے اس پر قناعت عطا فرما،

وَبَارِکْ لِیْ فِیْہِ وَاخْلُفْ عَلٰی کُلِّ غَائِبَۃٍ لِّیْ بِخَیْرٍ

اور اس میں برکت بھی دے اور مجھے اپنے کرم سے ہر نقصان کا نعم البدل عطا فرما۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْکُفْرِ وَالْفَقْرِ وَالذُّلِّ

اے اللہ میں کفر، فقر و فاقہ، ذلت،

وَمَوَاقِفِ الْخِزْیِ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ.

اور دنیا وآخرت کی رسوائیوں سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔

امام شافعی نے اس دعا (رَبَّنَا آتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً) الخ کو طواف میں پڑھنا زیادہ پسند فرمایا ہے۔ لہذا اس دعا کو پڑھتا رہے یا قرآن کریم کی تلاوت کرتا رہے۔

سات چکر: کعبہ کے سات چکر پورے ہونے پر ایک طواف مکمل ہوگا، اگر تعداد میں شک ہوجائے کہ چھ (٦) چکر

ہوئے یا سات (۷)، تو کم یعنی چھ سمجھ کر ساتواں پورا کر لے، اس کے بعد طواف مکمل ہوگا، طواف میں وضو اور سَتر (یعنی نماز میں بدن کا جتنا حصہ چھپانا فرض ہے، اُن کا طواف میں بھی چھپانا) ضروری ہے۔ دورانِ طواف عورت کا پیر یا سر کے کچھ بال کھلے ہوں تو طواف صحیح نہ ہوگا جیسے اس حال میں نماز صحیح نہیں ہوتی۔ (عورتیں پیر چھپانے کیلئے موزے استعمال کرسکتی ہیں) درمیان طواف وضو ٹوٹ جائے تو جتنے چکر ہوئے تھے وضو کے بعد آگے پورے کرلے، اگر از سرِ نو طواف شروع کرے تو یہ افضل ہے۔

طواف کی دو رکعت : طواف چاہے عمرہ کا ہو یا عمرہ کے علاوہ کا، طواف سے فارغ ہونے کے بعد طواف کی دو رکعت

سنت مؤکدہ کی نیت سے مقام ابراہیم کے پاس یا حطیم میں یا حرم میں یا جہاں سہولت ہو پڑھ سکتے ہیں، (یاد ہو تو) پہلی رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد قُلْ يٰٓاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ اور دوسری رکعت میں قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ دن میں سراً اور رات میں جہراً پڑھیں، پھر نماز کے بعد خوب دعا کرے اس کے بعد حجر اسود کا استلام یا دور سے اشارہ کر کے اب صفا کی طرف نکلے، طواف وسعی کے درمیان موالات (طواف کے بعد متصلاً سعی کرنا) مستحب ہے، سعی کے لئے جاتے ہوئے راستہ میں خوب زمزم پیئے، اپنے سر، چہرہ اور سینہ پر لگائے۔

حطیم : رکنِ شامی اور رکن عراقی کے مقابل (سامنے) نصف دائرہ کی شکل میں ایک چھوٹی سی دیوار ہے، جو

درحقیقت کعبۃ اللہ کا حصہ ہے۔

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ میں بیت اللہ کے اندر نماز پڑھنا چاہتی تھی، رسول اللہ ﷺ نے میرا ہاتھ پکڑ کر حطیم میں داخل کردیا اور فرمایا کہ اگر بیت اللہ کے اندر داخل ہونا چاہتی ہے، تو حطیم میں نماز پڑھ لے، وہ بیت اللہ کا ایک حصہ ہے۔

(ترمذی:۸۷۶) کعبۃ اللہ میں نماز پڑھنے کا شوق رکھنے والے اسی میں نماز پڑھ کر اپنا شوق پورا کر لیتے ہیں۔

میزابِ رحمت : رکنِ شامی اور رکن عراقی کے درمیان کعبہ کی چھت پر سونے کا ایک پرنالہ بنا ہوا ہے، جب بارش ہوتی ہے تو کعبہ کی چھت پر جمع ہوا پانی اسی پرنالہ سے نیچے حطیم میں گرتا

ہے، یہ بھی قبولیتِ دعا کی جگہ ہے۔

میزابِ رحمت کے نیچے پڑھنے کی دعا:

اَللّٰهُمَّ اَظِلَّنِیْ فِیْ ظِلِّکَ یَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّکَ

اے اللہ اس دن جس دن آپ کے سائے کے علاوہ کوئی سایہ نہ ہوگا مجھے اپنے (عرش

وَاسْقِنِیْ بِکَاْسِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ شَرَابًا

کے) سائے تلے رکھئے، اور مجھے اپنے حبیب حضرت محمد ﷺ کے حوضِ کوثر سے ایسے

هَنِیْئًا لَا اَظْمَأُ بَعْدَهٗ اَبَدًا یَاذَاالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ.

مزیدار مشروب سے سیراب فرمایئے کہ اس کے بعد مجھے کبھی پیاس نہ لگے۔ اے بزرگی وبخشش والے

زمزم پیتے وقت یہ دعا پڑھے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ أَسْئَلُکَ عِلْماً نَافِعاً وَرِزْقاً وَاسِعاً وَشِفَاءً مِنْ کُلِّ دَاءٍ.

اے اللہ میں تجھ سے علم نافع، کشادہ رزق اور ہر بیماری سے شفاء کامل مانگتا ہوں۔

ماء زمزم جس مقصد کے لئے پیا جائے وہ پورا ہوتا ہے۔لہذا اس موقع پر بھی خوب دعائیں کریں۔علماء نے زم زم کو دیگر پانی کی طرح بیٹھ کر پینا مستحب لکھا ہے۔
آپ ﷺ کا کھڑے ہوکر پینا لوگوں کے بھیڑ کی وجہ سے تھا۔

(۳) تیسرا رکن

صفا و مروہ کے درمیان سعی : اب صفا پہاڑی پر سعی کے لیے ایسی جگہ آئے جہاں سے بیت اللہ پر نظر پڑے، صفا و مروہ پر مرد کے لیے قامت (انسانی قد) کے بقدر چڑھنا مستحب ہے، جو اوپر نہ چڑھے، اس پر واجب ہے کہ جہاں سے جا رہا ہے اسکو ایڑی اور جہاں جا رہا ہے اسکو پنجہ چھو جائے۔

پہاڑی پر چڑھنے کے بعد کعبہ کی طرف رخ کر کے اس طرح تکبیر و تہلیل پڑھے:

اَللّٰـهُ اَكْبَرُ اَللّٰـهُ اَكْبَرُ اَللّٰـهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ

اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے، سب تعریفیں اللہ ہی کو

اَللّٰـهُ اَكْبَرُ عَلٰى مَا هَدَانَا وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ

زیبا ہیں، اللہ سب سے بڑا ہے جس نے ہمیں ہدایت عطا فرمائی، اور تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں

عَلٰى مَا اَوْلَانَا لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰـهُ وَحْدَهٗ

جس نے ہم پر احسان فرمایا، اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، وہ اکیلا ہے

لَاشَرِيْكَ لَهٗ . لَهُ الْمُلْكُ وَ لَهُ الْحَمْدُ يُحْيِ

اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کا ملک ہے اور اسی کے لیے سب تعریف ہے، وہی زندگی

وَيُمِيْتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَعَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ.

اور موت دیتا ہے، اسی کے قبضہ میں تمام خیر ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

لَآاِلٰـهَ اِلَّااللّٰـهُ اَنْجَزَ وَعْدَهٗ وَنَصَرَ عَبْدَهٗ

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، اس نے اپنا وعدہ سچ کر دکھایا، اور اپنے بندے (محمد ﷺ) کی مدد فرمائی

وَهَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَه لَآاِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَلَا نَعْبُدُ اِلَّا اِيَّاهُ

نیز تنہا باطل کے لشکروں کو شکست دی، اس کے سوا کوئی معبود نہیں ہم اسی کی عبادت اس

مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُوْنَ

طرح کرتے ہیں کہ بندگی کو اسی کے لیے خالص رکھتے ہیں چاہے کافروں کو ناگوار گذرے۔

اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ قُلْتَ: اُدْعُوْنِيْ اَسْتَجِبْ لَكُمْ وَاِنَّكَ لَا

اے اللہ آپ کا فرمان ہے: مجھ سے مانگو میں تمہاری دعا قبول کروں گا اور بے شک آپ

تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ وَاِنِّيْ اَسْئَلُكَ كَمَا هَدَيْتَنِيْ لِلْاِسْلَامِ

وعدہ کے خلاف نہیں کرتے۔ میں آپ سے مانگتا ہوں کہ جس طرح آپ نے مجھے اسلام کی

اَنْ لَا تَنْزِعَهٗ مِنِّيْ حَتّٰى تَتَوَفَّانِيْ وَاَنَا مُسْلِمٌ .

توفیق بخشی، مجھ سے اس نعمت کو مت چھینئے اور مجھے موت دیجئے مسلمان ہونے کی حالت میں

یہ دعا تین مرتبہ پڑھے، اور دنیا و آخرت کی بھلائی کی دعا کر کے سعی شروع کرے، صفا سے اتر کر مروہ کی طرف چلے، (میلین اخضرین) دو سبز نشانات کے درمیان مرد حضرات دوڑنے کی طرح تیز چلیں، دوسرے نشان پر پہنچنے کے بعد عام رفتار سے چلیں، یہاں تک کہ مروہ پہاڑی پر پہنچیں، یہاں ایک چکر پورا ہوا، پھر مروہ پر کعبۃ اللہ کی طرف رخ کر کے اوپر والی دعائیں پڑھیں۔سبز نشانات کے درمیان ساتوں چکر میں دوڑنے کی طرح تیز چلیں اب مروہ سے صفا پر جائیں آپ کا دوسرا چکر پورا ہوگیا، اس طرح آخری (ساتواں) چکر مروہ پر پورا ہوگا۔سعی کے لیے طہارت شرط نہیں، سنت ہے۔

سعی کے درمیان یہ دعا پڑھے :

رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَتَجَاوَزْ عَمَّا تَعْلَمُ

اے پروردگار بخش دے اور رحم فرما اور ہماری جو خطائیں تیرے علم میں ہیں ان سے

اِنَّکَ اَنْتَ الْاَعَزُّ الْاَکْرَمُ.

درگذر فرما، بیشک تو بہت عزت اور سب سے زیادہ بزرگی والا ہے۔

یا جو دعا یاد ہو پڑھتا رہے

(۴) چوتھا رکن

حلق یا تقصیر : سعی سے فارغ ہونے پر مرد اپنے سر کے بال منڈائیں صرف کاٹنا بھی جائز ہے، لیکن حلق (سر مونڈنا) افضل ہے۔ نبی کریم ﷺ نے حلق کرنے والوں کو تین مرتبہ اور کترنے

والوں کو ایک مرتبہ دعا دی ہے۔عورتوں کے لیے حلق نہیں ہے، بلکہ وہ اپنے بال انگلی کے پورے کے بقدر کتریں۔ بال حلق کرنے یا کتروانے کے بعد ہی اپنے عمرہ کے احرام سے حلال ہوں گے اور احرام کی پابندیاں ختم ہوجائیں گی۔سر پر بال نہ ہوں تو کم ازکم استرہ پھیرنا سنّت ہے۔اللہ آپ کے عمرہ کو قبول فرمائے آمین۔

(۵) پانچواں رکن

ترتیب : بتلائے گئے طریقہ کے مطابق ارکان کو ترتیب سے ادا کرنا، یعنی سب سے پہلے نیت پھر طواف پھر سعی اس کے بعد حلق یا تقصیر، ان میں کسی رکن کو آگے پیچھے نہ کریں۔

مکہ میں قیام : عمرہ سے فارغ ہونے کے بعد قیامِ مکہ کے ایام کو غنیمت سمجھتے ہوئے عمرہ، طواف، نماز، تلاوتِ قرآن کریم جیسی عبادتوں میں گذارے، بکثرت طواف کرے اس لئے کہ یہ عبادت مکہ مکرمہ کے علاوہ کسی اور جگہ نہیں ہوسکتی۔اسی طرح کعبۃ اللہ کو دیکھنا بھی عبادت ہے۔اللہ تعالی ہر دن ورات ایک سوبیس رحمتیں کعبہ پر نازل فرماتے ہیں، ان میں بیس رحمتیں کعبہ کو دیکھنے والوں کے لئے ہوتی ہیں۔

نیز زیارت وغیرہ کے لئے ایسے اوقات تجویز کرے کہ نماز کے لئے مسجدِ حرام پہنچ سکے، چونکہ حدیث میں مسجدِ حرام کی ایک نماز کو مسجدِ نبوی کی سو نمازوں سے افضل بتلایا ہے، گویا مسجدِ حرام میں پڑھی ہوئی ایک نماز عام مساجد میں (ایک لاکھ

نماز کے برابر ہے جو) پچپن سال تک نماز پنجگانہ نہ پڑھنے سے زیادہ ثواب رکھتی ہے۔

تنبیہ: بہت سے حضرات مدینہ منورہ یا جدہ وغیرہ جاتے وقت جبکہ مکہ مکرمہ دوبارہ لوٹنا ہو تو طوافِ وداع نہیں کرتے، اگر کوئی شخص مسافت قصر کے ارادہ سے مکہ سے سفر کا ارداہ کرے تو اس پر طوافِ وداع واجب ہے، اگر طوافِ وداع کے بغیر مکہ چھوڑ دے، اور مسافتِ قصر سے نکل جائے تو اس پر دَم لازم ہوگا۔

طواف وداع : جب مکہ مکرمہ سے نکلنے کا ارادہ ہو تو بالکل آخری وقت میں کعبۃ اللہ کا طواف کرے یہ طوافِ وداع واجب ہے، طوافِ وداع کے بعد خرید وفروخت یا اپنی کسی حاجت کی وجہ سے مکہ مکرمہ سے نکلنے میں تاخیر نہ ہو، ورنہ طواف کا

اعادہ (دوبارہ) کرنا واجب ہوگا، البتہ محض سواری کے انتظار میں تاخیر ہو جائے یا طوافِ وداع کے بعد جماعت کھڑی ہو جائے تو نماز پڑھنے میں کوئی حرج نہیں۔

مُلْتَزَمْ : حجر اسود اور باب کعبہ کے درمیان جو دیوار کا حصہ ہے اسے ملتزم کہتے ہیں، یہ بھی قبولیتِ دعا کی جگہ ہے۔

طواف وداع کے بعد کی دعا : طواف وداع کی دو رکعت نماز ادا کر کے ملتزم سے چمٹ کر یہ دعا مانگے:

اَللّٰھُمَّ ،اَلْبَیْتُ بَیْتُکَ ، وَالْعَبْدُ عَبْدُکَ وَابْنُ عَبْدِکَ
یا اللہ یہ تیرا گھر ہے اور یہ تیرا بندہ اور تیرے بندے
وَابْنُ اَمَتِکَ، حَمَلْتَنِیْ عَلٰی مَا سَخَّرْتَ لِیْ مِنْ خَلْقِکَ
اور تیری بندی کا بیٹا ہے، تو نے اپنی نعمت سے مختلف وسائل سے

حَتّٰی سَیَّرْتَنِیْ فِیْ بِلَادِکَ ،وَبَلَّغْتَنِیْ بِنِعْمَتِکَ حَتّٰی
مجھے یہاں پہنچا کر مناسک کے تکمیل کی توفیق دی،
اَعَنْتَنِیْ عَلٰی قَضَاءِ مَنَاسِکِکَ ،فَاِنْ کُنْتَ رَضِیْتَ عَنِّیْ
اگر تو مجھ سے راضی ہے تو رضامندی کو اور بڑھا ،
فَازْدَدْ عَنِّیْ رِضاً وَاِلَّا فَمِنَ الْآنَ قَبْلَ اَنْ یَنْاٰی عَنْ بَیْتِکَ
ورنہ اب قبل اس کے کہ میں تیرے گھر سے دور ہو جاؤں ، مجھ سے راضی ہو جا،
دَارِیْ، ھٰذَا اَوَانُ اِنْصِرَافِیْ ،اِنْ اَذِنْتَ لِیْ غَیْرَ مُسْتَبْدِلٍ
تیرے حکم سے یہ میری روانگی کی گھڑی ہے ،
بِکَ وَلَا بَیْتِکَ، وَلَا رَاغِبٍ عَنْکَ وَلَا عَنْ بَیْتِکَ،
نہ تجھ سے اعراض کرتے ہوئے اور نہ تیرے گھر سے ،
اَللّٰھُمَّ فَاَصْحِبْنِی الْعَافِیَةَ فِیْ بَدَنِیْ وَالْعِصْمَةَ فِیْ دِیْنِیْ،
یا اللہ مجھے بدن میں عافیت اور دینی عصمت عطا فرما،

وَاَحْسِنْ مُنْقَلَبِیْ ،وَارْزُقْنِیْ طَاعَتَکَ مَا اَبْقَیْتَنِیْ، وَاجْمَعْ
میرا لوٹنا بہتر ہو جب تک میں زندہ رہوں تیری اطاعت نصیب فرما،
لِیْ خَیْرَیِ الْآخِرَةِ وَالدُّنْیَا اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ.
اور میرے لیے دونوں جہاں کی خیر و بھلائی کو جمع فرما، یقیناً تو ہر چیز پر قادر ہے۔

دعا کے شروع اور اختتام میں اللہ کی حمد وثنا اور درود پڑھے۔ دعا کے بعد زم زم کا پانی پی کر حجر اسود کا استلام و بوسہ لے کر واپس لوٹ جائے۔

نوٹ : حیض اور نفاس والی عورتوں پر طواف وداع واجب نہیں ہے ، بلکہ مسجد کے دروازے پر آ کر یہی مذکورہ بالا دعا پڑھ کے واپس لوٹے۔



محرمات احرام (احرام میں حرام کردہ امور)

☆ مرد کا مکمل یا بعض سر کو چھپانا ، سلے ہوئے ، یا بُنے ہوئے محیط کپڑے پہننا۔

☆ سر کے بالوں یا داڑھی میں تیل لگانا ،خوشبو کا بدن یا کپڑے میں استعمال کرنا ، ناخن یا بدن کے کسی بھی حصہ کے بال اکھاڑنا یا تراشنا مرد وعورت دونوں کے لئے حرام ہے (خوشبو کے استعمال میں خوشبودار صابن یا ایسنس والی چیزیں کھانے سے گریز کریں،عورت سلے ہوئے کپڑے پہن سکتی ہے) البتہ جن کھانے پینے کی چیزوں میں خوشبو ہو اور مقصد اس کے استعمال سے خوشبو نہ ہو تو استعمال کی اجازت ہے جیسے سیب سنترہ وغیرہ۔

☆ عورت کا اپنے چہرے اور مرد وعورت کا اپنے ہتھیلی کو دستانہ (گلوز) سے چھپانا حرام ہے (عورت ہاتھ پر کپڑا لپیٹ کر یا برقعہ وغیرہ کی آستین سے ہتھیلی ڈھانک لے تو حرج نہیں۔)

☆ شہوت کے ساتھ چھونا یا بوسہ دینا

☆ مذکورہ امور میں سے کوئی امر سرزد ہو جائے تو ایک بکری ذبح کرنا، یا چھ مسکین کو اناج دینا (ہر مسکین کو نصف صاع تقریباً بارہ سو گرام اناج) یہ حرم میں دینا واجب ہے، یا تین روزے رکھنا لازم ہے، روزے چاہے حرم میں رکھے یا گھر پر۔

☆ نکاح کرنا یا کرانا حرام ہے، اگر نکاح کرے یا کرائے تو منعقد ہی نہیں ہوگا، اس لئے اس میں فدیہ بھی نہیں ہے۔

☆ ہمبستری کرنے سے عمرہ ہی فاسد ہوگا، فساد کے باوجود

آگے عمرہ کے اعمال کی تکمیل لازم ہے، مزید بطورِ کفارہ ایک اونٹ اور پہلی فرصت میں اس عمرہ کی قضاء بھی لازم ہے۔

☆ جنگلی حلال جانوروں کا شکار کرنا حرام ہے، شکار کی صورت میں اس جیسا پالتو جانوروں میں جو جانور موجود ہو اسکا فدیہ میں دینا لازم ہے یا پھر اسکی قیمت کا اناج صدقہ کرے یا اس قیمت میں جتنے مد اناج آسکتا ہے اتنے روزہ رکھے۔

☆ حرم کے درخت یا گھاس کو کاٹنا حرام ہے اس میں بھی ضمان واجب ہوگا۔

☆ حرم مدینہ میں بھی گھاس اور درخت کاٹنا اور شکار کرنا حرام ہے، یہاں ضمان نہیں ہوگا اس لئے کہ یہ اداء حج وعمرہ کی جگہ نہیں ہے۔

مکہ مکرمہ کے تاریخی مشاہد ومقابر

غارِ ثور : یہ غار جبل ثور میں مسجدِ حرام سے چار کلومیٹر جنوبی سمت میں واقع ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر صدیقؓ نے سفرِ ہجرت کے وقت اس غار میں قیام فرمایا تھا، اس مبارک غار کا تذکرہ اللہ سبحانہ وتعالی نے قرآن کریم کی سورہ توبہ میں فرمایا۔

غارِ حرا : یہ غار جبل نور کی چوٹی پر مسجدِ حرام کے شمالِ مشرق میں واقع ہے اس مبارک غار میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بعثت سے قبل عبادت کے لئے جایا کرتے تھے، یہی وہ مبارک غار ہے جس میں پہلی مرتبہ آپ ﷺ پر وحی کا نزول ہوا۔

جبلِ رحمت : یہ میدانِ عرفات کی مشرقی سمت ایک چھوٹا سا سخت پتھروں والا پہاڑ ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع

میں اس پہاڑ کے قریب چٹان پر دعائیں کی ہے۔

جنت المعلی : یہ قبرستان جنت البقیع کے بعد دنیا کے قبرستانوں سے برتر ہے اب یہ قبرستان دو حصوں میں بٹ گیا ہے۔ بیچ میں سڑک نکالدی گئی ہے، پرانے حصے میں ام المؤمنین حضرت خدیجہ الکبری رضی اللہ تعالی عنہا اور دیگر صحابہ وتابعین اور اولیائے امت کے مزارات ہیں۔

جب قبرستان جائیں تو اس طرح سلام کریں:

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ دَارَقَوْمٍ مُّؤْمِنِیْنَ، وَاِنَّا اِنْ شَاءَ اللّٰہُ بِکُمْ لَاحِقُوْنَ وَنَسْأَلُ اللّٰہَ لَنَا وَلَکُمُ الْعَافِیَةَ.



تاریخی مساجد

مسجد الرایہ : فتح مکہ کے دن حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا جھنڈا اس جگہ نصب فرمایا تھا یہ مسجد جنت المعلی کے راستے میں ہے۔

مسجد جن : اس مسجد میں جنّات نے حاضر ہو کر قرآن کریم سنا اور آپ ﷺ پر ایمان لائے۔

مسجد ذی طویٰ : تنعیم کے راستے میں ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بحالتِ احرام یہاں قیام فرمایا تھا۔

مسجد تنعیم : مکہ معظّمہ سے شمال کی طرف تین میل کے فاصلے پر ہے۔ جہاں سے عمرہ کا احرام بھی باندھا جاتا ہے، اسے مسجد عائشہؓ بھی کہتے ہیں۔

مسجد خیف : منیٰ کی بڑی مسجد ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ

وسلم نے حج کے موقع پر صبح کی نماز ادا فرمائی۔

مسجد نمرہ : عرفات کے کنارے پر واقع ہے، اسکا اگلا حصہ عرفات سے باہر اور پچھلا عرفات میں ہے، عرفہ کے دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہی پر ایک خیمہ میں قیام فرمایا تھا۔

مسجد مشعر حرام : مزدلفہ میں جبل قزح کے پاس ہے۔

مسجد ابو قبیس : جبل ابو قبیس پر واقع ہے اسے مسجد بلال بھی کہتے ہیں۔

مسجد جعرانہ : یہ طائف کے راستے میں ہے یہاں سے بھی عمرہ کا احرام باندھا جاتا ہے۔



سفر مدینہ قبرِ اطہر اور مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت

مدینہ میں داخل ہونے سے پہلے یا بعد میں غسل کر کے پاک صاف کپڑے پہننا مستحب ہے، جب مدینہ کا سفر شروع کرے تو مدینہ کے راستہ میں کثرت سے درود پڑھے، حرم مدینہ اور وہاں کے درختوں پر نظر پڑے تو درود وسلام میں خوب اضافہ کرے، اور دعا کرے کہ اللہ تعالی زیارت کو نفع بخش اور دارین کی سعادت کا ذریعہ بنائے، ساتھ ہی یہ دعا بھی پڑھے:

اَللّٰھُمَّ افْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِکَ

اے اللہ میرے لیے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے

وَارْزُقْنِیْ فِیْ زِیَارَۃِ قَبْرِ نَبِیِّکَ مَا رَزَقْتَہٗ

اور اپنے نبی ﷺ کے قبر مبارک کی زیارت میں وہ چیز عطا فرما جو آپ نے اپنے

اَوْلِیَائِکَ وَاَھْلَ طَاعَتِکَ

اولیاء اور اپنے فرماں بردار بندوں کو عطا فرمائی ہے،

وَاغْفِرْ لِیْ وَارْحَمْنِیْ یَا خَیْرَ مَسْئُوْلٍ.

میری مغفرت فرما اور مجھ پر رحم فرما، اے سوال کیے جانے والوں میں سب سے بہتر۔

مسجد میں داخل ہوتے وقت داہنا قدم اندر رکھے اور یہ دعا پڑھے:

اَللّٰھُمَّ افْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِکَ.

اے اللہ! میرے لیے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے۔

مسجد سے نکلتے وقت بایاں قدم باہر رکھے اور یہ دعا پڑھے

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ مِنْ فَضْلِکَ.

اے اللہ! میں آپ سے آپ کا فضل مانگتا ہوں۔

قبر اطہر کی زیارت ہر وقت مسنون ہے خصوصاً دور دراز سے حج وعمرہ کو آنے والے کے لئے، چاہے مدینہ ان کے راستے میں ہو یا نہ ہو، مدینہ منورہ قریب ہونے کی وجہ سے اس کی تاکید بڑھ جاتی ہے، چونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قبر اطہر کی زیارت اہم نیکیوں میں سے ہے، اور زیارت کرنے والے کے لئے حدیث میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کو واجب بتلایا ہے۔

☆ مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں داخل ہوتے ہی ریاض الجنۃ میں منبر کے قریب پہنچ کر تحیۃ المسجد کی دو رکعت ادا کرے یا پھر جہاں ممکن ہو پڑھے۔ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ میرے گھر (قبر) اور منبر کا درمیانی حصہ جنت کے باغوں میں سے ایک باغ

ہے۔ حدیث میں مسجد نبوی کی ایک نماز کو ہزار نماز کے برابر بتلایا ہے، گویا اس مسجد میں پڑھی ہوئی ایک نماز دوسری مساجد میں چھ ماہ تک نماز پنجگانہ پڑھنے سے زیادہ ثواب رکھتی ہے؛ اگر ممکن ہو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں مسجد نبوی ﷺ کی جو حد تھی اس میں نماز کی ادئیگی کا خیال رکھے۔

زیارتِ قبر اطہر کے وقت سلام اور اسکے آداب

نماز کے بعد قبر اطہر کی جالی کے سامنے بڑے احترام اور نیچی نگاہوں کے ساتھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی جلالت شان کا خیال کرتے ہوئے پست آواز میں سلام پیش کرے :

اَلسَّلَامُ عَلَيْکَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْکَ يَا خِيَرَةَ اللّٰهِ مِنْ خَلْقِهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْکَ يَا حَبِيْبَ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْکَ يَا سَيِّدَ الْمُرْسَلِيْنَ وَخَاتَمَ النَّبِيِّيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْکَ وَعَلٰى اٰلِکَ وَاَصْحَابِکَ وَاَهْلِ بَيْتِکَ وَعَلَى النَّبِيِّيْنَ وَسَائِرِ الصَّالِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنَّکَ بَلَّغْتَ الرِّسَالَةَ وَاَدَّيْتَ الْاَمَانَةَ وَنَصَحْتَ الْاُمَّةَ فَجَزَاکَ اللّٰهُ عَنَّا اَفْضَلَ مَا جَزٰى رَسُوْلاً عَنْ اُمَّتِهٖ۔

قریب ہی حضرت ابوبکر صدیقؓ اور حضرت عمر فاروقؓ کو بھی سلام پیش کرے : اَلسَّلَامُ عَلَيْکَ يَا اَبَا بَکْرِ الصِّدِّيْقُؓ.

اَلسَّلَامُ عَلَيْکَ يَا عُمَرُ الْفَارُوْقُ۔

کسی اور نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں سلام کی وصیت کی ہو تو اس طرح کہے : اَلسَّلَامُ عَلَيْکَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مِنْ فُلَانِ بْنِ فُلَانٍ. (فلاں کی جگہ اس کا نام لے)

جنت البقیع کی زیارت : مسجد نبوی ﷺ کے مشرقی جانب واقع ہے بقیع میں تقریباً دس ہزار صحابہء کرامؓ مدفون ہیں، روزانہ جنت البقیع کی زیارت مستحب ہے بالخصوص جمعہ کے دن، آپ ﷺ کی خدمت میں سلام پیش کرنے کے بعد بقیع کا رخ کرے، وہاں پہنچ کر یوں سلام کرے۔

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ دَارَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِيْنَ، وَاِنَّا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَاحِقُوْنَ

سلامتی ہو تم پر اے مومنوں کی بستی کے رہنے والو، ہم بھی ان شاء اللہ تمہارے ساتھ ملنے والے ہیں

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِاَهْلِ بَقِيْعِ الْغَرْقَدِ، اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَنَا وَلَهُمْ.

اے اللہ! بقیع غرقد والوں کی مغفرت فرما۔ اے اللہ ہماری اور ان سب کی مغفرت فرما۔

شھدائے اُحد کی زیارت

شھدائے اُحد کی زیارت بھی مستحب ہے بالخصوص جمعرات کے دن. یہاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا سید الشہداء حضرت حمزہؓ اور دیگر شہداء صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین **مدفون** ہیں۔

جبل احد : احد ایک بڑا پہاڑ ہے جو مدینہ منورہ کے شمالی جانب واقع ہے مسجدِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے ساڑھے پانچ کلو میٹر دور ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے احد پہاڑ کی فضیلت کے بارے میں ارشاد فرمایا: یہ ایسا پہاڑ ہے جو ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں۔

☆☆☆

مدینہ منورہ کی مساجد

مسجد نبوی علی صاحبہ الف الف صلاۃ وتحیۃ کے علاوہ بھی مدینہ طیبہ میں کئی مساجد ایسی ہیں جن میں سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم یا آپ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنھم اجمعین نے نماز پڑھی، ان کی زیارت بھی باعث سعادت ہے۔ یہاں چند مساجد کا مختصر تذکرہ کیا جاتا ہے۔ ان مساجد میں صرف مسجد قبا کی زیارت مسنون ہے، باقی مساجد کی حیثیت تاریخی ہے:

مسجد قباء : مسجد قباء کی زیارت تاکیداً مستحب ہے سنیچر کے دن ہوتو افضل ہے، مدینہ منورہ کے جنوب مغرب میں مسجدِ نبوی سے تقریباً تین میل کے فاصلے پر واقع ہے۔ مسلمانوں کی یہ سب

سے پہلی مسجد ہے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ سے ہجرت کر کے جب تشریف لائے تو قبیلہ بنوعوف کے پاس فروکش ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرامؓ کے ساتھ خود اپنے دست مبارک سے اس مسجد کی بنیاد رکھی۔ مسجد حرام، مسجد نبوی اور مسجدِ اقصی کے بعد مسجدِ قبا دنیا بھر کی مساجد سے افضل ہے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اکثر مسجد قباء تشریف لایا کرتے تھے۔ آپ کا ارشاد گرامی ہے کہ جو شخص اپنے گھر سے مسجدِ قبا آیا اور اس میں دو رکعت نماز پڑھی تو اس کے لیے ایک عمرہ کا ثواب ہے۔ لہذا جب جب موقع ملے اس کی زیارت کو بھی غنیمت سمجھیں۔

مسجد قبلتین : مدینہ منورہ کے شمال مغرب میں وادیٔ عقیق کے

قریب اونچائی پر واقع ہے۔ قبلہ بدلنے کا حکم وہاں والوں کو عین حالتِ نماز میں ہوا جیسا کہ حدیث میں ہے نبی کریم ﷺ کے ساتھ ایک صحابی نے کعبہ کی طرف رخ کر کے نماز پڑھی، گھر جاتے ہوئے وہ کچھ انصاری صحابہ کے پاس سے گزرے جو عصر کی نماز بیت المقدس کی طرف رخ کر کے پڑھ رہے تھے، تو انہوں نے بلند آواز سے کہا: میں گواہی دیتا ہوں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھ کر آیا ہوں آپ ﷺ نے کعبہ کی طرف رخ کر کے نماز پڑھی ہے تو وہ لوگ نماز ہی میں کعبہ کی طرف متوجہ ہوئے۔ گویا انھوں نے دو رکعت بیت المقدس کی طرف رُخ کر کے پڑھی اور دو رکعت بیت اللہ شریف کی طرف رُخ کر کے پڑھی، اسی وجہ سے اس کو مسجد قبلتین کہتے ہیں۔

مسجد فتح : اس کو مسجد احزاب بھی کہا جاتا ہے، جبل سلع کے مغربی کنارہ اونچائی پر ہے۔غزوۂ خندق کے موقع پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہاں تین روز دعا فرمائی اور اللہ تعالیٰ نے تیسرے دن آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا قبول فرمائی اور فتح کی خوشخبری دی، جس سے آپ ﷺ کے چہرۂ انور پر خوشی کے آثار صاف ظاہر ہو رہے تھے۔

مسجدِ جمعہ : قباء کے راستے میں مشرقی جانب یہ مسجد واقع ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سب سے پہلا جمعہ اسی مسجد میں ادا فرمایا تھا۔اس وقت اس جگہ بنو سالم آباد تھے۔اس مسجد کو مسجد وادی اور مسجد عاتکہ بھی کہتے ہیں۔

مسجد غمامہ : حرم مدینہ سے جنوب مغرب میں واقع ہے اس

کو مسجد مصلیٰ بھی کہتے ہیں، یہیں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عیدین کی نماز ادا فرماتے تھے۔صلاۃ الاستسقاء بھی یہیں ادا فرمائی تھی۔ایک مرتبہ دھوپ کی شدت کے وقت اسی مقام پر ابر آپ پر سایہ فگن ہوا تھا، اسی وجہ سے اس کا نام مسجد غمامہ پڑ گیا۔

مسجدِ اجابہ: شارع ستین پر واقع ہے، اس وقت بنی معاویہ یہاں مقیم تھے، اس لیے اس مسجد کا نام بنی معاویہ بھی ہے۔ایک مرتبہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس جگہ تشریف لائے، نماز کے بعد دیر تک دعا میں مشغول رہے، فراغت کے بعد فرمایا میں نے اپنے رب سے تین درخواستیں کی تھیں:

(۱) میری امت کو اجتماعی قحط سالی کے عذاب میں مبتلا نہ کیا جائے (۲) اسے غرق عام سے ہلاک نہ فرمائیے۔(۳) ان

میں باہمی اختلافات اور خانہ جنگی نہ ہو۔اللہ تعالیٰ نے ان میں سے اول دو درخواستیں قبول فرمالیں، مگر تیسری منظور نہیں فرمائی۔

مدینہ سے واپسی : جب مدینہ سے لوٹنے کا ارادہ ہو تو مستحب ہے کہ مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں دو رکعت نماز ادا کر کے دعا کرے پھر قبر اطہر پر پہنچ کر ابتداء کی طرح صلاۃ وسلام پیش کرے اور یہ دعا کرے:

اَللّٰھُمَّ لَا تَجْعَلْ ھٰذَا اٰخِرَ الْعَھْدِ بِحَرَمِ رَسُوْلِکَ

اے اللہ اس سفر کو اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے حرم کا آخری سفر نہ بنا۔

وَیَسِّرْ لِیَ الْعَوْدَ اِلَی الْحَرَمَیْنِ سَبِیْلاً سَھْلَةً بِمَنِّکَ وَفَضْلِکَ

اور اپنے فضل واحسان سے میرے لیے حرمین شریفین کی دوبارہ حاضری کی راہ

وَارْزُقْنِیَ الْعَفْوَ وَالْعَافِیَةَ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةَ

آسان فرما، مجھے گناہوں سے معافی اور دنیا وآخرت میں عافیت عطا فرما

٦٠

وَرُدَّنَا سَالِمِیْنَ غَانِمِیْنَ اِلٰی اَوْطَانِنَا آمِنِیْنَ

اور ہمیں سلامت وعافیت اور کامیاب وکامران ہمارے گھروں کو لوٹا۔

پھر پیچھے مڑ کر لوٹے، الٹے قدم چلنے کی ضرورت نہیں۔

عمرہ سے واپسی میں بھی سفر کی دعاؤں کا اہتمام رکھے، عمرہ سے واپسی کے بعد نیکیوں کا سلسلہ پہلے سے بھی زیادہ ہو یہ عمرہ کے قبولیت کی علامت ہے۔

عمرہ سے واپس ہونے والے سے ملاقات ہو تو اس طرح دعا دے:

قَبِلَ اللّٰهُ عُمْرَتَکَ وَغَفَرَ ذَنْبَکَ وَاَخْلَفَ نَفْقَتَکَ.

تمت بالخیر



عمرہ کا مختصر طریقہ

۱) احرام : اپنے گھر،ائیر پورٹ یا میقات سے عمرہ کی نیت کرے۔

۲) کعبہ کا طواف : مسجد حرام پہنچتے ہی کعبۃ اللہ کا طواف کرے۔
(سات چکر لگائے)

۳) سعی : صفا مروہ کے درمیان سات چکر لگائے،صفا سے شروع کرے اور مروہ پر ختم کرے،صفا سے مروہ تک ایک چکر اور مروہ سے صفا تک دوسرا چکر شمار ہوگا۔

۴) حلق یا تقصیر : مرد اپنے سر کے بال منڈائے یا کتروائے، اور عورت پورے کے بقدر بال کترے۔

۵) ترتیب : مذکورہ ارکان اس ترتیب سے ادا کرنے کے بعد آپ کا عمرہ مکمل ہوگیا اور آپ اپنے عمرہ کے احرام سے حلال ہوگئے۔

کلمات تشکر

اللہ رب العزت نے اپنے بندوں کو شکر ادا کرنے کا حکم دیا ہے، لہذا یہ ''**تحفۂ عمرہ**'' آپ حضرات کی خدمت میں پیش کرنے سے پہلے میں اللہ رب العزت کا شکر گزار ہوں جس نے ان گنت احسانات کے ساتھ مجھے اس کار خیر کی توفیق دی، نیز والدین بزرگوار کا بھی ممنون ومشکور ہوں جنھوں نے مجھے دینی تعلیم سے روشناس کرایا،اور اپنے تمام اساتذہ کرام کا احسان مند ہوں جنھوں نے خصوصی توجہات سے نوازا۔

نیز **محترم جناب اکبر حسن بڑے صاحب** کا ممنون ومشکور ہوں جنھوں نے اپنے والدین اور تمام مرحومین کے ایصال ثواب کے لئے اس کتابچہ کی طباعت کا انتظام فرمایا،اللہ تبارک تعالی موصوف کے مال وآل میں برکت عطا فرمائے ،سعادت دارین کا ذریعہ بنائے ،اور تمام مرحومین کی مغفرت فرمائے۔آمین والحمدللہ رب العالمین۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم.و تب علینا انک انت التواب الرحیم،
وصلی الله علی سیدنا محمد وعلی اله وصحبه اجمعین.